# 30798 ـ سودی بنکوں میں رقم رکھنا

**سوال**

میں ایك عورت ہوں اور میرے پاس وراثت کا بہت مال ہے، میں گھر کی ساری ضروریا ت کھانا پینا، اور کالج کے اخراجات اور اپنی اولاد کی شادیوں کے اخراجات پوری کرتی ہوں، یہ علم میں رکھیں کہ میرا خاوند پولیس آفیسر ہے، لیکن اس کی تنخواہ ہماری گزر بسر کے لیے کافی نہیں کہ ہم ہر قسم کی مادی مشکلات سے راحت حاصل کرتے ہوئے اچھی اور راحت والی گزر بسر کرسکیں، میں نے اپنی ساری وراثت کا مال بنك میں رکھا ہوا ہے اور فائدے سے اخراجات پورے کرتے ہیں، تو کیا میں جو کچھ خرچ کرتی ہوں وہ زکاۃ شمار ہو گا یا کہ مجھ پر زکاۃ نکالنی واجب ہے؟
اور اس کی قیمت کیا ہو گی آیا وہ فائدہ پر ہو گی یا اصل مال پر ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

1 ـ بنکوں میں مال رکھنا اور سود لینا ـ جسے " فائدہ " کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے.

مستقل فتوی کیمٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

اول:

بنکوں میں رکھی گئی رقم پر بنك جو رقم رکھنے والوں مبلغ ادا کرتا ہے وہ سود شمار ہوتا ہے، اس کے لیے اس نفع سے فائدہ حاصل کرنا حلال نہیں، اسے سودی بنکوں میں رقم رکھنے سے توبہ کرنی چاہیے، اور اسے چاہیے کہ وہ بنك میں رکھی گئی اصل رقم اور اس کا نفع بنك سے نکلوا کر اصل مال اپنے پاس محفوظ کرلے اور اس سے زیادہ رقم نیکی اور بھلائی کے کاموں پر فقراء و مساکین اور اصلاح وغیرہ پر خرچ کردے.

دوم:

اسے ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جو سودی لین دین نہ کرے چاہے وہ دوکان ہی ہو، اور اس دوکان میں وہ تجارت میں شراکت و مضاربت اپنی رقم لگائے، کہ اسے نفع کا ایك معلوم اور عام حصہ ملے مثلا تیسرا حصہ، یا پھر اس میں

بغير كسى فائده بطور امانت رقم ركھے.

ديكھيں: فتاوى اسلاميۃ ( 2 / 404 ).

اور مضاربت كا معنى يہ ہے كہ: دو شخص شراكت كريں ايك كا پيسہ ہو اور دوسرا كام كرے، اور اس كا نفع ان دونوں كے مابين حسب اتفاق تقسيم ہو گا.

شيخ عبدالعزيز بن باز رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے:

اس ميں كوئى شك نہيں كہ سودى لين دين كرنے والے بنكوں ميں رقم ركھنى جائز نہيں، كيونكہ ايسا كرنے ميں گناہ اور ظلم وزيادتى ميں ان كى معاونت ہوتى ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كيا كرو، اور برائى و گناہ اور ظلم و زيادتى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ:

" نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے اور سود كھلانے اور اسے لكھنے اور اس كے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائى اور فرمايا: وہ سب برابر ہيں" اسے امام مسلم نے اپنى صحيح ميں روايت كيا ہے.

اور رہا مسئلہ بنكوں ميں ماہانہ يا سالانہ فائدہ پر رقم ركھنا تو يہ سود ہے جس كى حرمت پر علماء كرام كا اجماع ہے، اور جب بنك سودى لين دين كرتا ہو تو بغير فائدہ كے رقم جمع كروانے ميں بھى بہتر يہى ہے كہ اس بنك ميں ضرورت كے بغير رقم جمع نہ كروائى جائے، كيونكہ اس بنك ميں رقم جمع كروانا اگرچہ وہ فائدہ كے بغير ہى كيوں نہ ہو اس ميں اس كے سودى لين دين اور كاموں ميں بنك كے ساتھ معاونت ہے اس ليے خدشہ ہے كہ صاحب مال بھى ظلم زيادتى اور گناہ كے كاموں ميں معاونت كرنے والوں شامل نہ ہو جائے، اگرچہ اس كا ارادہ ايسا نہيں.

لہذا جسے اللہ تعالى نے حرام قرار ديا ہے اس سے احتراز كرنا اور بچنا ضرورى اور واجب ہے، اور اموال كى حفاظت اور اسے صرف كرنے كے ليے صحيح اور سليم طريقے تلاش كرنے چاہيں.

اللہ تعالى سب مسلمانوں كو ايسے كام كرنے كى توفيق عطا فرمائے جن ميں ان كى سعادت و خوشبختى اور ان كى عزت او نجات اور فلاح و كاميابى ہو، اور ان كے ليے جلد از جلد ايسے كام ميں آسانى پيد فرمائے جس سے اسلامى بنك قائم ہو سكيں جو سود سے پاك صاف ہوں، بلاشبہ اللہ تعالى اس پر كارساز اور اس كى قدرت ركھتا ہے.

اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور ان كے صحابہ كرام پر اپنى رحمتوں كا نزول فرمائے.

دیکھیں: فتاوی ابن باز ( 4 / 30 ـ 31 ).

2 ـ اور ماں جو کچھ اپنی اولاد پر صرف کرتی وہ زکاۃ میں شمار نہیں ہوتا، اس لیے کہ والد کا اپنی اولاد پر خرچ کرنے سے عاجز ہونے اور ماں میں خرچ کی استطاعت ہونے کی حالت میں خرچ کرنے کا وجوب والد کی جانب سے ماں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ ( 11 / 373 ).

اور جب ماں کے ذمہ اپنی اولاد پر خرچ کرنا واجب ہو جائے تو پھر ماں کے خرچ کرنے کی بنا پر وہ غنی اور مالدار ہو جاتے ہیں، لہذا انہیں زکاۃ دینا جائز نہیں ہو گی.

3 ـ سودی بنک سے جلد از جلد مال نکلوانا واجب اور ضروری ہے، اور مال پر حاصل شدہ فوائد آپ کے لیے حلال نہیں بلکہ اسے بھلائی اور خیر کے کسی بھی کام میں صرف کرکے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، اور جو کچھ آپ سودی فوائد حاصل کرچکی ہیں اگر تو یہ شرعی حکم سے جہالت کی بنا پر تھا تو معاف ہیں.

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جو کچھ بنک نے آپ کو فائدہ کے نام پر سود دیا اور آپ اسے کھا چکے ہیں اس پر آپ کو توبہ کرنا ضروری ہے، آپ کو اسے نکالنے اور چٹی بھرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ یہ اس میں شامل ہے جو اللہ تعالی نے معاف کردیا ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت آ گئی اور وہ رک گیا تو اس کے وہ کچھ ہے جو گزر گیا، اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد

لہذا اگر آپ نے اس کے بعد سود لیا ہے تو پھر اسے اپنے قریبی یا کسی بعید شخص پر جو صدقہ کا مستحق ہو صدقہ کردیں تا کہ سود خوری کے گناہ سے بچ سکیں.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ ( 2 / 406 ـ 407 ).

واللہ اعلم .